لاک ڈاؤن شاعری

ملٹی کلچرل ریسورس سینٹر

اب نہیں کوئی بات خطرے کی
اب سبھی کو سبھی سے خطرہ ہے
مرشد جون

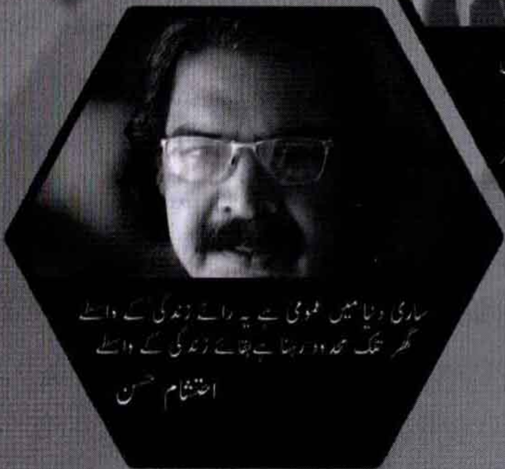

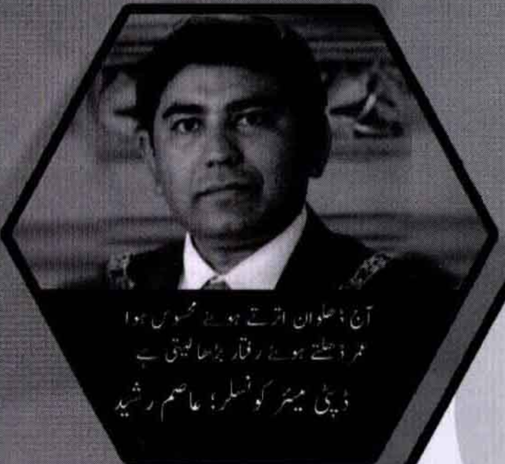

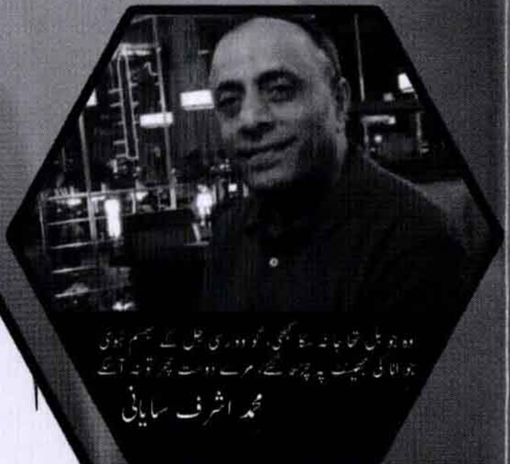

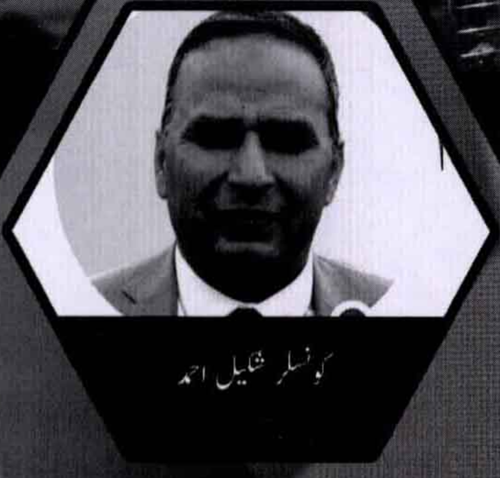

Printed by:
Hilal
+92 310 2238439
mhilal797@gmail.com

UMAIR TRAVEL SERVICES
SAJID MAHMOOD (01706 557 900)
action together
کاروانِ ادب

لاک ڈاؤن شاعری

کیا ضروری ہے کرونا ہی سے مارے جاؤ
یہ سہولت تو مرا شعر بھی دے دیتا ہے
عبدالشکور

ملٹی کلچرل ریسورس سینٹر

کرونا سے جہاں نقصان ہوا ہے وہ اپنی جگہ مگر کچھ باتیں ایسی ہیں جو آنکھیں کھولنے کے قابل ہیں۔ ایک شخص جوان حالات میں آنکھیں بند کر کے اللہ سے خیر کی دعا مانگ رہا ہے مگر زیرِ لب مسکرا رہا ہے۔

کون ہے یہ شخص؟

یہ وہ ہے جو اپنے بیٹے یا بیٹی کی شادی سادگی سے کرنا چاہتا تھا مگر بچے بیوی رشتہ داروں کے خلاف جا کر گھر کی فضا بھی خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بڑے ڈیزائنر کے کپڑے ہال کی ڈیکوریشن ڈی جے شاہی کھانے ڈھول تماشہ برانڈڈ گاڑی انسٹا گرام سے فوٹو گرافر ویڈیو والے البم والے شادی ہال میں ٹیبل کور سے لے کر کرسی کی آرائش کا خرچہ۔ اور نہ جانے کیا کیا یہ سب بند اب گھر میں نکاح اور سادگی سے رخصتی۔ مسکرا رہا ہے زیرِ لب۔ یہ وہ ہی شخص ہے جسے بند کباب کی جگہ میکڈونالڈ کا مہنگا برگر برا لگتا تھا یہ پاکستان میں پیزا ہٹ سب وے کے ایف سی جیسے ہوٹلوں کے خلاف تھا اس لیے کہ وہ دکان جو ہر کسی کے بس میں نہ ہو وہ بے کار ہے۔ آج ایک ماہ ہوا ہے دو مہینے بعد تین ماہ گزر جائیں گے اور ہم بہت ساری چیزوں کے بغیر بھی زندہ ہونگے گویا وہ سب جو آج بند ہے فضول ہے جو کھلا ہے وہ ضرورت ہے اگر اب بھی نہیں سمجھے ہم تو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو آج کھلا ہے وہ بھی کل بند ہو جائے۔ بڑا ظالم ہے یہ شخص مسکرا رہا ہے۔

عبدالشکور

میں نے ایک دفعہ ایک نظم پڑھی تھی جس نے مجھے یہ بتایا تھا کہ اگر انسان درخت جیسا ہے تو اس کے کچھ دوست پتوں جیسے ہوتے ہیں۔ بظاہر خوشنما لگنے والے یہ پتے اپنی خوراک اسی درخت سے چوس رہے ہوتے ہیں اور جیسے ہی سخت موسم آتا ہے' وہ سب سے پہلے جھڑ جاتے ہیں۔ کچھ دوست شاخوں کی طرح ہوتے ہیں۔ وہ یہ دعوئ کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ساتھ رہیں گے اور تم سے ....یعنی درخت سے ....ساری توانائی اور خوراک لے کر جب یہ پھیلنے لگتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ یہ درخت کا قد اور شان بڑھا رہے ہیں حالانکہ یہ صرف خود کو بڑھا رہے ہوتے ہیں۔ یہ موسم کی سختی برداشت کر لیتے ہیں مگر کوئی دوسرا آ کے ان پہ دباؤ ڈالے تو اس کا وزن نہیں سہہ سکتے اور ٹوٹ کے گر جاتے ہیں۔ ایسی کمزور شاخیں بھی ان خوشنما پتوں کی طرح بے کار ہوتی ہیں۔ تمہیں ان دونوں کی ضرورت نہیں ہے۔''

''اور تیسری قسم کے دوست؟''

''وہ جڑوں کی طرح ہوتے ہیں۔ وہ تمہارے قدم مضبوط کرتے ہیں۔ موسم کی تبدیلی یا لوگوں کی باتیں' کوئی بھی ان پہ اثر نہیں کرتی۔ وہ تمہیں تمہاری زمین سے جوڑے رکھتے ہیں۔ ان کو کوئی نمود و نمائش یا تعریف نہیں چاہیے ہوتی۔ وہ تم سے کوئی فائدے نہیں لیتے۔ وہ بس تمہیں گرنے سے بچانے کے لیے ساتھ ہوتے ہیں۔

پامیلہ ملک

مجھے یہ غزل بہت پسند ہے

ساجد عمیر ٹراول راجڈیل

رگوں میں خوں جما کر رکھ دیا ہے
کرونا نے ہلا کر رکھ دیا ہے

کوئی جگنو نہ ہی تارا ہے کوئی
دیا ہر اک بجھا کر رکھ دیا ہے

جو حالت کب سے تھی کشمیریوں کی
اُسی میں سب کو لا کر رکھ دیا ہے

ترقی کا بڑا تھا زُعم جن کو
مذاق اُن کا بنا کر رکھ دیا ہے

سُنا ہے قیدی کچھ چھوڑے گئے ہیں
ہمیں قیدی بنا کر رکھ دیا ہے

کوئی کیسے ملے مجھ سے کہ ماں نے
مجھے سب سے چھپا کر رکھ دیا ہے

سوائے سجدوں کے چارہ نہیں اب
سو سر شاہیں جھکا کر رکھ دیا ہے

شاہین بیگ

''قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں''

خوف و ہراس پھیلا ہے قرب و جوار میں
جب سے وبا یہ آئی ہے اپنے دیار میں

اک پل تو یوں لگا کہ کورونا مجھے بھی ہے
میں نے علامتیں جو پڑھیں اشتہار میں

کیسی ہے یہ وبا کہ کوئی پوچھتا نہیں
بیگانے ہو کے رہ گئے اپنے دیار میں

اب احتیاط کر مرے بھائی! کہ بعد میں
رہنا نہیں ہے کچھ بھی ترے اختیار میں

میں چھینکنے لگا تو کورونا کے خوف سے
غیروں نے بیٹھنے نہ دیا بزمِ یار میں

بازار بند، گھر ہیں پڑے، اہلیہ کے ساتھ
''قسمت میں قید لکھی تھی فصلِ بہار میں''

کتنا ہے بدنصیب ظفرؔ دید کے لیے
اک ماہ سے گزر نہ ہوا کوئے یار میں

عمران ظفر

وبائے عام میں عمرانؔ ڈر جانا نہیں آتا
ذرا محتاط ہوتے ہیں پہ گھبرانا نہیں آتا

مجھے بھی جینا آتا ہے بہ طرزِ حضرت غالبؔ
وبا کے خوف سے گھٹ گھٹ کے مرجانا نہیں آتا

مرض یہ عارضی ہے دائمی تو ہو نہیں سکتا
کوئی بھی درد ہو اس کو ٹھہر جانا نہیں آتا

کورونا کوہ کی صورت ہے لیکن کٹ ہی جائے گا
مجھے اس وائرس سے خوف تو کھانا نہیں آتا

نہ جاؤں ٹوٹکوں پہ، یہ مرض ہے لاعلاج اب تک
''سمجھتا ہوں، مگر دنیا کو سمجھانا نہیں آتا''

قرنطینہ میں تم نے بےسبب تکلیف کی جاناں
تمہیں کیا ڈاک سے سوغات بھجوانا نہیں آتا؟

ادھر ہے چوک میں ناکہ، کہاں جائے گا تو کاکا!
تجھے چھترول سے خود کو بچا پانا نہیں آتا؟

''ازل سے تیرا بندہ ہوں، ہے تیرا حکم آنکھوں پر''
مجھے یوں زوجۂ اقدس سے فرمانا نہیں آتا

قرنطینہ میں بکل مار کے کھاتا ہوں بریانی
کہ روزہ دار کے آگے مجھے کھانا نہیں آتا

عمران ظفر

یونہی بے سبب نہ پھرا کرو، کوئی شام گھر بھی رہا کرو
وہ غزل کی سچی کتاب ہے، اسے چپکے چپکے پڑھا کرو
کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے، ذرا فاصلے سے ملا کرو

بشیر بدر

قربتیں لاکھ خوبصورت ہوں دوریوں میں
بھی دل کشی ہے ابھی

احمد فراز

کیسا چمن کہ ہم سے اسیروں کو منع ہے
چاک قفس سے باغ کی دیوار دیکھنا

میر تقی میر

اس وبا میں لوگ بہت سی جھوٹی خبروں کے باعث وہم کا شکار رہے، ایسے حالات میں فارس کے اس شعر نے بہت مقبولیت سمیٹی۔

سب کچھ جو چمکدار ہو، سونا نہیں ہوتا
ہر چھینک کا مطلب تو، کرونا نہیں ہوتا

ادریس بابر کا یہ شعر بھی بہت مشہور ہوا۔ جس میں محبوب سے جدائی کو خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔

ٹینشن سے مرے گا نہ کرونے سے مرے گا
اک شخص ترے پاس نہ ہونے سے مرے گا

کورونا شاعری میں محمود شام کا یہ شعر بھی خوب رہا۔

عجب درد ہے جس کی دوا ہے تنہائی
بقائے شہر ہے اب شہر کے اجڑنے میں

اس کورونا نے کھڑی کیسی مصیبت کر دی
پوری دنیا میں بپا گویا قیامت کر دی

سوچتا ہوں جو نتائج تو لرز جاتا ہوں
لاک ڈاؤن تو کیا، نرمی میں عجلت کر دی

یہ بھی خدشہ ہے کہ فاقوں کی وبا پھوٹے گی
لاک ڈاؤن میں اگر اور طوالت کر دی

میں تو سمجھا تھا کہ غم خواری کرے گی میری
تو نے آتے ہی شروع اپنی سیاست کر دی

وقفہ ہونے پہ یہ دل کھول کے ملنے والے
احتیاط ایک مہینے کی اکارت کر دی

شیخ دیتے رہے مسجد میں اذانوں پہ اذاں
جانے کس شوخ نے کل رات شرارت کر دی

ڈھائی من سے بھی زیادہ ہوا اب وزن مرا
اس Stay Home نے "اچھی" میری صحت کر دی

ایک مدت سے تُو جا ہی نہ سکی پالر تک
لاک ڈاؤن نے بھیانک تری صورت کر دی

گھر میں رہ رہ کے میں شاعر سا بنا تھا عمرانؔ
اہلیہ نے ہے مگر آج حجامت کر دی

عمران ظفر

یوں نہ مل مجھ سے ڈرا ہو جیسے
تن مرا وجہِ وبا ہو جیسے

اپنے ''احساس'' کی دھجی نہ اُڑا
میرا حق، تیری عطا ہو جیسے

دی جو امداد تو اس ناز کے ساتھ
''مجھ پہ احسان کیا ہو جیسے''

جونہی چھینکا تو سبھی دوڑ گئے
میں نے بم پھوڑ دیا ہو جیسے

لاک ڈاؤن میں پھنسے ہیں ایسے
ہاتھ کھڑکی میں پھنسا ہو جیسے

ہے قرنطینہ میں ہنگامہ سا
کوئی پھر بھاگ گیا ہو جیسے

جھڑکیاں رات وہ یوں دیتے رہے
یہ کورونا کی دوا ہو جیسے

کوئی مس کال قرنطینہ میں؟
''تو مجھے بھول گیا ہو جیسے''

یہ کورونا کی علامت ہی نہیں
عشق کا روگ لگا ہو جیسے

لاک ڈاؤن میں گزارا بھی ظفر
''ایک بے جرم سزا ہو جیسے''

عمران ظفر

شمشاد غنی

سکاٹ لینڈ

وہ واحد پاکستانی نژاد خاتون ہیں جو سکاٹ لینڈ میں ٹیکسی چلاتی ہیں، لیکن ساتھ ساتھ اردو ادب اور شعروشاعری کے شوق کو بھی زندہ رکھے ہوئے ہیں۔
آج جب کرونا وائرس کی وبا نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے تو شمشاد غنی نے اس کے نتیجے میں عام لوگوں کو درپیش مسائل کو شعروں میں سمیٹ ڈالا ہے۔
کرونا وائرس پر بھنگڑے کی طرز پر گایا گیا ان کا گانا سکاٹ لینڈ میں بہت وائرل ہوا ہے۔

گھر میں بند رہ کر ہی اب تو بس گزارا ھے
اس کرونا نے دیکھو کس طرح سے مارا ھے

محفلیں نہیں اب وہ رونقیں نہیں اب وہ
فون اور ٹی وی ہی دوست اب ہمارا ھے

مرض یہ بھی کیسا ھے ہاتھ نا ملانا ہے
کیا عجب ہے اس میں بھی فائدہ تمھارا ھے

جو حجاب لینے کو اک گناہ سمجھتے تھے
آج ان ھی لوگوں کا ماسک پر گزارا ھے

کچھ نہیں ھے بس شارق لمحہء فکر یہ ھے
کیوں خدا نے دنیا پر یہ عذاب اتارا ھے

شارق خان

اب کے اتری ہے زمین پر
اجنبی شکل وبا کی
سفر درپیش فنا کا
اور وحشت ہے بلا کی
ناں کوئی اس کا مسیحا!
کوئی صورت نہ دوا کی
در ہمسایوں کے بند ہیں
ہے عجب سمت ہوا کی
جانے یہ کس کا گناہ ہے
ہے سزا کس کی خطا کی
منہ چھپائے وہ کھڑے ہیں
جن کے دیدار کی چاہ کی

نغمانہ کنول شیخ
مانچسٹر

اب نہیں بات کوئی خطرے کی
اب سبھی کو سبھی سے خطرہ ہے

یہ پھیلا ہے ہر سو دیکھو کرونا
یہ غمگین آنکھیں یہ آنکھوں میں رونا

کبھی خود سے پوچھو کہ کیوں ہے کرونا
تیرے ہی اعمال کی سزا ہے کرونا

تیرے ہوس کی اک نگاہ ہے کرونا
مظلوم کی اک فغاں ہے کرونا

کشمیریوں کی یہ آہ ہے کرونا
یہ دنیا ہے اس مالک کی

اب جو وہ چاہے گا وہی ہے ہونا
اس ذات پہ اب بھروسہ کرونا
کبھی کود سے پوچھو کہ کیوں ہے کرونا

شگفتہ جبیں

نگہت امینی

کرونا وائرس کا پھیلاؤ خوف اور پریشانی کا سبب بن رہا ہے۔لیکن،سوشل میڈیا کے جگت باز کسی صورت باز آنے کو تیار نہیں۔

رکھا نہ کرونا نے کسی اک کا بھرم بھی
مے خانہ بھی خالی ہے،کلیسا بھی،حرم بھی

ایک صاحب نے اچھا شکوہ کیا۔

کھایا پیا چین نے،ہاتھ پوری دنیا دھو رہی ہے،پتا نہیں کہ اینٹی وائرس بننے میں کتنا وقت لگے گا۔

عثمان رضوان

جلدی سے سو جاؤ، صبح اٹھ کر آرام بھی کرنا ہے
گھر ٹرین جیسا لگنے لگا ہے، واش روم جاؤ
اور پھر واپس آ کر سیٹ پر بیٹھ جاؤ
باہر نکلو تو کرونا،
گھر میں رہو تو یہ کرونا، وہ کرونا۔

طاہر منیر

کئی لوگوں کو فرصت ملی تو انھوں نے خوب تحقیق کی اور سوشل میڈیا کے دوستوں کو اس میں شریک بھی کیا: پنکھے کے پر میں نو اسکرو ہوتے ہیں، ٹک بسکٹ میں 31 سوراخ ہوتے ہیں، فل ٹونٹی کھول کر لوٹا بھرنے میں 12 سیکنڈ لگتے ہیں پنکھا آف کرو تو اسے رکنے میں ایک منٹ پانچ سیکنڈ لگتے ہیں بیڈروم سے ڈائننگ روم تک کا فاصلہ 25 قدم ہے دائیں طرف لیٹ کر سونے سے نیند جلدی آتی ہے لاک ڈاؤن میں گھر سے نکلنے پر پابندی ہے۔

نامعلوم عاشق

نامہ پر اپنا ردعمل پیش کیا۔ ہم ایک دوسرے کا ماضی بھول گئے، اب شاید ہمارا ایک مستقبل ہو۔ ایک فون کال کا انتظار ہے۔

خالد امین

جب کورونا وائرس ختم ہوگا تو ہم سب کو یہ احساس ہوگا کہ محبت ہی سارے مسائل کا حل ہے ہمیں یہ بھی احساس ہوگا کہ لباس، گھر یا ہماری شکل وصورت معنی نہیں رکھتے۔

مرشد یوسف قدیر کا انتخاب

ایک مزاحیہ غزل کے چند شعر

روٹھ کر جب وہ میکے کو جانے لگے
ہم بھی گھی کے چراغاں جلانے لگے
آنکھ کا نور جن کو سمجھتے تھے ہم
اب وہی ہم کو آنکھیں دکھانے لگے
آئی لو یو اُسے بولنے کے لئے
ہکلے عاشق کو یارو زمانے لگے
جب سے دھوبن کے ماموں دیوانے بنے
صاف کپڑے ہیں پھر بھی دھلانے لگے
دیکھو والد کا چہلم بھی گزرا نہیں
بیٹے دیوار گھر میں اُٹھانے لگے
ائے وحید اُن کی دیوانگی دیکھئے
خود کو کھجلی ہے ہم کو کھجانے لگے

وحید پاشاہ قادری
(حیدرآباددکن)

* غزل *

نصاب خواب دکھاتی کتاب جیسا ہے
کبھی امید کبھی وہ سراب جیسا ہے

وبا نے سارے جہاں کو کرا دیا پردہ
کرونا ماسک بھی تو نقاب جیسا ہے

ترے خیال سے آنے لگے مہک مجھ کو
تجھے تو سوچنا بھی اب گلاب جیسا ہے

جہان دل میں تغیر پرست ہے ایسا
جنون تیرا بدلتے نصاب جیسا ہے

فساد برپا ہے سارے زمانے میں تجھ سے
فسوں ہے ایسا کہ تیکھی شراب جیسا ہے

بہت سنا ہے کہ اونچی اڑان ہے تیری
ہوا کے دوش پہ اڑتے عقاب جیسا ہے

کہیں سکوں کے حوالوں میں تیرے چرچے حق
کہیں تو لگتا ہی ہر پل عذاب جیسا ہے

ایم اکرام الحق

قیمت سنی جو ماسک کی خفت سے مر گیا
لالچ کے وائرس سے کرونا بھی ڈر گیا

احتشام حسن

بھلا کیوں ماسک مہنگے ہو گئے ہیں
یہ کیا شادی کے لہنگے ہو گئے ہیں

ثمینہ رحمت

کیا کہیں کتنے مراسم تھے ہمارے اس سے
دس قدم دور سے جو ماسک پہن کر گزرا

عبدالشکور

ماسک سی ڈھال کوئی ہے ہی نہیں
ماسک پہنے رہیں تواتر سے
ہاتھ جاں سے نہیں ہیں دھونے اگر
ہاتھ دھوتے رہیں تواتر سے

شاہین بیگ

کرونائی غزل

پھرنا پھرانا ختم کرو، آیا گیا تمام شد
عہدِ وبا شروع شد عہدِ وفا تمام شد
بند ہوئے نگر نگر سارے بیوٹی پارلر
یعنی وہ اک وسیلۂ ردِّ بلا تمام شد
اڑ گئے عاشقوں کے ہوش دیکھ کے حسنِ ماسک پوش
دستِ دعا اٹھے بغیر ساری دعا تمام شد
پھیلی ہوئی وبا وہاں پھیلا ہوا میاں یہاں
گویا سکون و عافیت دونوں جگہ تمام شد

آج سے اہلیہ کے سب صبر و وفا تمام شد
لب پہ ہیں بیگمات کے عیب میاں کی ذات کے
رسمی مروّتیں بھی از فضلِ خدا تمام شد
مجھ سے کہا اسیر نے،شوہرِ گوشہ گیر نے
دوست! دعا کرو کہ ہو طرفہ بلا تمام شد
اس سے معانقہ تو کیا میل ملاپ سے گئے
گویا وہ چائے وائے کا سارا صلہ تمام شد
گویا کہ ہم کہیں نہیں؟ یعنی گئی وہ نازنیں

اچھا تو وہ معاشقہ اچھا بھلا تمام شد؟
قرب ترا وبائی بم گر ہے وہ تین فٹ سے کم
اس لیے اب معاملہ تیرا مرا تمام شد
اس کا بخار اور فلو کرگیا ختم گفتگو
اس نے کہا کہ میری جان! میں نے کہا تمام شد
دیکھ سعود کیا بنا شاعرِ مجمع باز کا
یعنی ہر اک مشاعرہ اچھا برا تمام شد

سعودعثمانی

جناب علی احمد بھٹہ کا انتخاب

ان گنت صدیوں کا کچھ دن میں تمدن لے اُڑی
اے کرونا کی وبا ، کب تیرا سایہ جائے گا

صائمہ آفتاب

ہم کتنے اطمینان سے اک دم بچھڑ گئے
اک دوسرے پہ کوئی بھی تہمت نہیں دھری
ایک دوسرے سے ہاتھ چھڑانے کے واسطے
ہم کو تو کرونا کی ضرورت نہیں پڑی

تم "کرونا" سمجھ رہے جسے
زندگی نے حساب مانگا ھے

(فاخرہ بتول)

وبا کے دن ہیں کہیں بعد میں نہ رونا پڑے
کہ ایک بار اسے چھو کے دیکھ لینا تھا

دانش نقوی

غریب شخص ! کرونا تمہارا مسئلہ نئیں
تمہیں تو پہلے بھی کوئی منہ نہیں لگاتا تھا

ناہید اختر بلوچ

وہ ٹیسٹ لے رہے تھے "کرونا" کے واسطے
مجھ میں تمہارے عشق کی تصدیق ہوگی

ساجد عمیر ٹرامل

حسین لوگو مری گزارش ہے
گھر میں بیٹھو
وبا کے دن ہیں
حسین لوگو! تمہاری خاطر
تمہارے چہرے کی اک جھلک کو
وبا کے سینے پہ چل رہے ہیں
تمہاری پائل کی چھن چھنن سے
گھروں میں بیٹھے تمام افراد
گھر سے باہر نکل رہے ہیں انہیں بچاؤ
حسین لوگو مری گزارش ہے
گھر میں بیٹھو
وبا کے دن ہیں

راشد خان عاشر

موت کا موسم ہے نئی وباء آئی ہے
سانس لینے پر بھی اک سزا آئی ہے
جان نہیں چھوڑتی جان جانے تلک
عشق تیرے ٹکر کی اک بلا آئی ہے

اپنے آفیشل ٹویٹر پر پوسٹ کرتے ہوئے دلیپ کمار نے لکھا۔ میں سب سے اپیل کرتا ہوں کہ کووڈ۔ 19 وبائی مرض کے دوران گھر پر ہی رہیں۔ اس کے ساتھ ہی اشعار کی کچھ سطریں بھی تحریر کی ہیں جو کچھ اس طرح ہیں۔

دوا بھی دعا بھی، اوروں سے فاصلہ بھی
غریب کی خدمت، کمزور کی سیوا بھی

دلیپ صاحب نے کچھ اس طرح کم ہی لفظوں میں سبھی کو محتاط رہنے، دعا کرنے حفاظت رکھنے اور ضرورت مندوں کی مدد کا سبق دے دیا ہے۔ ان کی شاعری کی ان لائنوں کو سوشل میڈیا پر خوب پسند کیا جا رہا ہے۔ ان کے اس ٹویٹر پوسٹ پر کافی رد عمل اور ری ٹویٹ مل رہے ہیں۔

شاہد طیب کا انتخاب

کوئی ہاتھ بھی نہ ملائے گا جو گلے ملو گے تپاک سے
یہ نئے مزاج کا شہر ہے، ذرا فاصلے سے ملا کرو
بشیر بدر

اب نہیں کوئی بات خطرے کی
اب سبھی کو سبھی سے خطرہ ہے
جون ایلیا

سب کچھ جو چمکدار ہو ، سونا نہیں ہوتا
ہر چھینک کا مطلب تو ، کرونا نہیں ہوتا
فارس

ٹینشن سے مرے گا نہ کرونے سے مرے گا
اک شخص ترے پاس نہ ہونے سے مرے گا
ادریس بابر

عجب درد ہے جس کی دوا ہے تنہائی
بقائے شہر ہے اب شہر کے اجڑنے میں
محمود شام

سوچ کی ہر تہہ میں ہیں موسوم اندیشے بیاض
لوگ چلتے پھرتے پتھر آئینوں کے شہر میں
بیاض سونی پتی

آج کل تو پیار بھی سہا ہوا ہے شہر میں
آج کل ہر شخص کو ہے کتنی پیاری زندگی
چھپے ہوئے ہیں گھروں میں ہوا سے ڈرتے ہیں
خدا سے ڈرتے نہیں اور وبا سے ڈرتے ہیں
رضی الدین رضی

بدلتی کیوں ہے تکلف کے طور پر تاریخ
بزور جبر کب اہل نظر بدلتے ہیں
یہ راستے کے اندھیرے بھی چھٹنے والے ہیں
ذرا سی دیر میں شام و سحر بدلتے ہیں
جو ساتھ چلتے ہوئے ڈگمگا گئے چھوڑیں
مگر جو لوگ میان سفر بدلتے ہیں
کچھ اپنے اشک بھی شامل کرو دعاؤں میں
سنا ہے اس سے وبا کے اثر بدلتے ہیں

صائمہ نورین

ہاؤس وائف کی مصروفیت بڑھ گئی ہیں
بچے گھر ہسبینڈ گھر
بس رُک سی گئی ہے زندگی

روزینہ

یہ بھی اندازہ ہوا کہ غریب۔۔غریب تر ہوگیا
سفید پوش مجبور ہوکر سامنے آگئے

ظفر اقبال

الٰہی عالم پہ اب رحم کر دے
کورونا سے کوئی بیمار نہ ہو

سلمیٰ رضا سلمیٰ

اس رنگینی حیات کا کب تک اٹھائیں بار
بیمار اب الجھنے لگے ہیں طبیب سے

ساحرلدھیانوی

یوں تسلی دے رہے ہیں ہم دل بیمار کو
جس طرح تھامے کوئی گرتی ہوئی دیوار کو

قتیل شفائی

اپنے بیمار کو سزا ہی دی
تم نے آخر دوا گرا ہی دی

جاویداکرم

موت تھک ہار کے واپس بھی تو جا سکتی ہے
میں جو بیمار ہوں، اچھا بھی تو ہو سکتا ہوں

کبیراطہر

جس طرح آپ نے بیمار سے رخصت لی ہے
صاف لگتا ہے جنازے میں نہیں آئیں گے

نامعلوم

Dementia کے مریض کے لئے ایک نظم

صبانصرت

وہی ہوں میں مگر مجھ کو نہیں پہچانتے ہو تم
ہوا کیا ہے؟ مجھے اپنا نہیں کیوں جانتے ہوتم؟
کرو محسوس دل کی دھڑکنیں سانسوں کی خوشبو لو
بڑھاؤ ہاتھ اپنے تم، ذرا چہرہ مرا چھولو
دریچے پچھلی چاہت کے محبت سے ذرا کھولو
تمہیں کیا ہوگیا، کچھ تو کہو، کچھ مجھ سے تو بولو
ہوئے تم مختلف کیوں اس قدر، میں اس پہ حیراں ہوں
مجھے پہچانتے بھی تم نہیں اب، میں پریشاں ہوں
وہی آنکھیں تمہاری، کیوں مری واقف نہیں ہوتیں؟
وہی یادداشتیں اب کیوں نہیں میرے قریں ہوتیں
تمہارے ذہن کو کیا ہوگیا، کیا ہوگیا، بولو !
وہی ہوں میں، ہے کیسی اجنبیت ، راز تو کھولو .
مجھے ایسے ہی کیا لمبے سفر کو کاٹنا ہوگا
جدائی کا سمندر قربتوں میں پاٹنا ہوگا
تمہارے پاس رہ کر اجنبی پن سہہ نہ پاؤں گی
تمہاری سن نہ پاؤں گی، کچھ اپنی کہہ نہ پاؤں گی

کرونا

چاروں طرف مثال ہوا کام کر گئی
کچھ اور طرز ہی میں وباء کام کرگئی

گھر گھر بچھا گئی ہے اداسی کے زرد پات
اس بار رُت خزاں کی یہ کیا کام کرگئی

ہر اک طرف اندھیروں کا پھیلا ہوا ہے جال
اس طور اب کے کالی گھٹا کام کر گئی

اک خوف ہے محیط ہر اک شاہراہ پر
پھیلائی ہے جو ڈر نے فضا، کام کرگئی

دہشت ہے وہ کہ ہاتھ ملانے سے بھی گئے
آسیب زاد کوئی بلا کام کرگئی

اک بے کنار خوف مسلط ہے، ملک ملک
ذرہ سی چیز کتنا بڑا کام کرگئی؟

قدرت کو آخر آہی گیا ہم پہ کچھ ترس
یا اپنی کوئی نیک ادا کام کرگئی

اللہ نے بچالیا ہم کو عذاب سے
تھا نیک کوئی جس کی دعا کام کرگئی

اخلاص سے بھری تھی وہ ماں کی دعا ہی جو
اک معجزے کی طرح صبا کام کرگئی

صبا نصرت

مرید باقر

انقلابی شاعر

میری نظر میں کرونا سے دو بڑے فائدے ہوئے ہیں۔ ایک یہ کہ حکومت کی مہنگائی اور ناقص کارکردگی پر سے عوام کی نظر اٹھ گئی اور ہر ایک کو اپنی پڑگئی ہے۔ دوسرا یہ کہ ملک کے خزانے بھر گئے ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ ڈاکو چور لٹیرے سیاست دان جو صرف اپنی دولت اور اقتدار کی حرص پوری کرنے آتے ہیں ان کی تجوریاں تو بھر گئی ہیں مگر پھر بھی ان کی حرص پوری نہیں ہوگی ان کی حرص قیامت تک پوری نہیں ہو سکتی ان کی حرص مزید بڑھتی چلی جائے گی اللہ ان کو صبر دے اور اپنی ڈیوٹی صحیح معنوں میں دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

گھروں میں بیٹھ گئے وائرس کے ڈر سے لوگ
یہ فیس بک جو نہ ہوتی تو مر گئے ہوتے

عبدالشکور

ایک زمانہ تھا یہ گیت سن کر ہنسی
آتی تھی آج رونا آرہا ہے، دل دکھی ہے صاحب
باہر سے کوئی اندر نہ آسکے
اندر سے کوئی باہر نہ جاسکے
سوچو کبھی ایسا ہو تو کیا ہو

زاہد بھائی
ورلڈ وائڈ

میری پسند

ساجد محمد

دل دکھانا وائرس سے
دھوکہ دینا وائرس تک
اک کروڑ وائرس ہیں
ان سے ہم نہیں ڈرتے
کارونا سے ڈرتے ہیں
وائرس سے ڈرتے ہیں
وائرس تو تم بھی ہو
وائرس تو ہم بھی ہیں
فیس بک بھی وائرس ہے
واٹس اپ بھی وائرس ہے
وائرس تو ٹویٹر بھی
فیس ٹائم بھی وائرس ہے
ان سے ہم نہیں ڈرتے
خود سے ہم نہیں ڈرتے
وہ جو موت دیتا ہے
اس سے ہم نہیں ڈرتے
وائرس سے ڈرتے ہیں
وائرس کی صورت میں
یہ نظم بھی جاری ہے

عبدالشکور

چل مان لیا یہ وائرس ہے
یہ جھوٹ نہیں سازش بھی نہیں
گر بچنا ہے تو گھر میں رہو
چل مان لیا لے بیٹھ گئے
پر بھوک بھی تو ایک وائرس ہے
یہ وائرس گھر کے اندر ہے
اب اس کو مٹانے کی خاطر
باہر تو جانا پڑتا ہے
زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا
کیا جان ہماری جائے گی؟
مر جائیں گے؟ مر جانے دو
پہلے بھی کب ہم زندہ تھے

عبدالشکور

لاک ڈاؤن

محمد انور، لیورپول

اس برہوں کے اندھیارے میں پیار کی جوت جگائے رکھنا
بیچ بھنور کے کشتی ڈولے سب کی آس بندھائے رکھنا
پتہ پتہ سوچ میں ڈوبا یہ کیسا اعلان ہوا
کوئی کسی کا حال نہ پوچھے فاصلے اور بڑھائے رکھنا
پچھلے برس کے بچھڑے ساتھی تیرا کہاں بسیرا ہے
بکھر گئے سب چمن کے ساتھی سب کا حال سنائے رکھنا
شہر تو شہر ویران ہیں گلیاں سہمے لوگ دریچوں میں
حاکم کا فرمان ملا ہے خود کو خود سے چھپائے رکھنا
ہجر کی مانند روگ لگا ہے، راکھ ہوئے سب سپنے
آساں مشکل ہوگی آخر نین سے نین ملائے رکھنا
جن لوگوں نے لوٹی دنیا جھوٹے نیر بہائیں
اب کے شہر بسانے والو بن میں پھول اگائے رکھنا
ٹوٹ گئی سب ڈوریاں انور جتنے بندھن باندھے
سچا پیار امر ہے سجنی جیون ساتھ نبھائے رکھنا

کورونا

محمد انور لیورپول

یارو سبھی خالق سے بخشش کی دعا مانگو
اور مرگ کورونا سے بھرپور پناہ مانگو

وہ قادر مطلق ہے ہر سانس کا مالک ہے
سو بار معافی اور سو بار شفاء مانگو

یہ موت کی دستک ہے یا ربی اشارہ ہے
سجدوں میں خطاؤں کی بخشش کی دعا مانگو

جب شام ڈھلے کوئی بے بس ہو گھرا پہروں
بروقت مداوے کی بھرپور شفاء مانگو

سائنس ہوئی بے بس مغرب بھی ہوا لاچار
اس مرض کرونا کی دنیا سے فنا مانگو

پیران کلیسا سے نہ پنڈت وملا سے
سب بحر رحمت سے شفاؤں کی عطا مانگو

لوٹا ہوا لوگوں سے سب مال ومتاع بے سود
جرموں کی معافی تک جرموں کی سزا مانگو

کیا ظلم روا رکھا کشمیر و فلسطیں پر
جب لہو پکارے گا اس دن سے پناہ مانگو

دھرتی کا جسم نوچا کس قدر ڈھٹائی سے
ان خاک کے ذروں سے اب اپنی بقاء مانگو

ہے صدق وصفا لازم اللہ کے پیمانے میں
کچھ اور نہ ہو دل میں جب اس کی رضا مانگو

وہ جال جو دشمن نے پھینکا ہے مسلماں پر
اب کہتا ہے دشمن سے خود اپنی سزا مانگو

اقوام مغرب پر ہیں موت کی پرچھایاں
مخلوق بچانے کو سب مل کے دعاء مانگو

آفاق کے نقشے پر بچھنے کو بساط نئی
شطرنج کی بازی میں مسلم کی بقاء مانگو

دنیا کے ایوانوں میں جینے کی تمنا ہو
ہو ذکر خدا لب پر اور سب کی شفاء مانگو

نہ وہ سنیں نہ سنائیں، وہ اتنے لوفر ہیں
محلہ سر پہ اٹھائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

کہا حکیم نے رکھئے وزن کو قابو میں
پراٹھے روز ہی کھائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

ہمیں وہ دیتے ہیں گٹکا بنا کے پیروں سے
اکیلے پان اڑائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

بنائیں کھانے سبھی ہم بورچی خانے میں
وہ اپنے منہ کو بنائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

ہم ان کے پیر دبائیں لگا لگا کے دوا
گلا ہمارا دبائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

دوا بخار کی مانگی تو ہنس پڑے اور پھر
دیں چوہے مار دوائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

پڑھایا میرا جنازہ بھی واٹس اپ پر اور
دیں فیس بک پہ دعائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

ہمارے ساتھ لگاتے ہیں پھیپھڑے معدہ
رقیب دل سے لگائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

تمام رات نہیں سوئیں گے یہ ضدان کی
محلہ پورا جگائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

صبح سے شام دعائیں تو ہم سے لیتے ہیں
پھر اس کے بدلے دغائیں، وہ اتنے لوفر ہیں

عبدالشکور

ہر اک نظارہ یہاں دل ہلانے والا ہے
خدا ہمیں اب اور کیا دکھانے والا ہے
سنائی دے وہ فسانہ میری سماعت کو
دکھائی دے وہ کرونا جو رولانے والا ہے
تمام شہر جو سونے پڑے ہیں مدت سے
ترا کرم ہی انہیں اب سجانے والا ہے
کھلے ہوئے ہیں دریچے میری محبت کے
چلا بھی آ شبیہ کرونا جانے والا ہے

نعیم شبیہ

یہ کیسی وبا آئی لوگو ہر اک نگر میں
محفوظ نہیں ہے کوئی بھی اپنے ہی شہر میں
ہر گھر کے مکینوں کو ہے اندیشہ وائرس
وحشت سی عجیب پھیلی ہے ہر راہگذر میں
اس وائرس سے تو بچ جائیں گے ہم لوگ
اک بھوک کی آگ ہے ابھی اور سفر میں
روکا تھا بہت شبیہہ مگر تم نہیں مانے
اب رقص ہے وائرس کا ہر راہگذر میں

نعیم شبیہ

ہونٹ ہیں سب کے مقید
جانے پھر کس نے صدا کی
ایک در پھر بھی کھلا ہے
چل پڑو سمت خدا کی
چل پڑو سمت اللہ کی

نغمانہ کنول شیخ مانچسٹر

تمھیں یہ کب کہا میں نے کہ میرے پاس نہ بیٹھو
وبائیں شہر میں پھیلی ہوئی ہیں فاصلہ رکھنا

عبدالشکور

ہر آدمی کے واسطے بس ایک ماسک ہے؟
ہر آدمی میں ہوتے ہیں دس بیس آدمی

عبدالشکور

دو گز کے فاصلے سے ، پریشاں وہ بھی ہیں
سو گز کے فاصلے سے جو، ملتے تھے بھائی سے

عبدالشکور

کرونا

کیا ہوئیں وہ محفلیں، کہاں گئیں وہ رونقیں
یہ پوچھتے ہیں راستے کیا ہم سفر بھی سو گئے
اُداسیاں ویرانیاں بھی جان کا آزار ہیں بنی ہوئیں
یہ بے ثبات سلسلے نہ جانے کیوں دراز ہیں
خدا ناراض ہوگیا، دُعاؤں میں اثر نہیں
روئیں گڑگڑا کے، اپنا رب منانا سیکھ لیں

وہ قہقہے وہ ولولے کہاں پہ جا کے کھو گئے
کہ چارسو ہیں خامشی کی چادریں تنی ہوئیں
ہوائے شام کے وہ سب سُریلے گیت بے آواز ہیں
کہ رحمتوں کی بارشیں نزول پر مصر نہیں
چلو کہ اب تو سجدہ گاہوں کو بسانا سیکھ لیں
کیا ہوئیں وہ محفلیں، کہاں گئیں وہ رونقیں

نغمانہ کنول شیخ، مانچسٹر

کورونا کا زمانہ اور غالبؔ کا خط

میاں۔۔۔خط تمھارا مع غزل پہنچا۔غزل کیا دیکھوں، فی الوقت عذاب الٰہی دیکھ رہا ہوں، نہ کاغذ ہے، نہ ٹکٹ نہ لفافہ، اگلے لفافوں میں سے ایک بے رنگ لفافہ میں لپیٹ کر اس تحریر کو سپردِ ڈاک کردوں گا۔تم نے دلّی کا حال پوچھا ہے۔، میاں۔۔۔اس کے مقدر میں تو اجڑنا ہی لکھا ہے۔کبھی انسانوں سے کبھی آسمانوں سے! کیفیت کیا لکھوں، کلیجہ منہ کو آتا ہے، ہاتھ لرزاں قلم جنبش نکند۔۔۔۔لو صاحب تمھاری تواضع خاطر کے لئے جی ہلکا کیے لیتا ہوں۔۔جی اپنا کڑا کرلو، اور سنو۔

ہر جانب ہو کا عالم ہے، محلے ویران، مکان بے چراغ، نہ آدم نہ آدم زاد، بس ایک سناٹا کہ ہر سو چھایا ہوا ہے شہر، اب شہر خموشاں ہے، ویرانی، وحشت، خاموشی، خوف، چشم تصور نے بھی کبھی دلّی کی اس طرح دیکھا ہوگا؟ بحکم سرکار منادی والا آتا ہے، مرنے والوں کی تعداد بتاجاتا ہے۔یہ عمل دن میں تین بار ہوتا ہے۔خوف و دہشت کو ذرا جی سے دور کرنا چاہا کہ یہ کم بخت آکر منادی موت کی سنا جاتا ہے۔بتاؤ، ایسے حالات میں انسان زندگی کیوں کر اور کیسے کرے؟

صاحبانِ عالیشان کا فرمان ہے کہ ہر انسان چھوٹا، بڑا، مرد و زن، اپنے مکانوں میں محصور رہے تا دم فرمانِ ثانی خلاف ورزی باعث سرزنشِ شدید ہوگی۔حکم حاکم مرگِ مفاجات۔ناچار بیٹھا اپنے اشعار کی تسبیح کیے جاتا ہوں۔

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو، ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زبان کوئی نہ ہو، بے درو دیوار سا اک گھر بنایا چاہیے، کوئی ہمسایہ نہ ہو اور پاسبان کوئی نہ ہو، پڑیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیماردار، اور اگر مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو، مسموع ہوا ہے کہ تمام شہر اور اطراف کا علاقہ ایک وبائے ناگہانی کی زد میں ہے، یہ وبا ایسی اختلاط میل ملاپ سے آگ کی طرح پھیلتی ہے، لہذا ماحفظ التقدم انسان انسان سے دور رہے۔اطباء و اہل حکمت وبا کا نام "کورونا وائرس" بتاتے ہیں۔میں گناہگار بندہ علی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس بیماری یا وبا کا نام میں نے قبل ازیں نہ پڑھا نہ سنا، بظاہر اسم مرکب ہے نصف اس کا ریختہ اور نصف انگریزی، ریختہ میں کرنا مصدر ہے، کر اس کا امر ہے: کر و حالت حکم "نا" اصرار کے لیے، جیسے چلونا، آؤنا، پیونا وغیرہ وغیرہ، وائرس لفظ انگریزی کا

ہیمیری فرنگی زبان میں ایسی استعداد نہیں کہ مفہوم تک رسائی ہو۔ فرہنگ سوروی میں بھی یہ لفظ موجود نہیں۔ قرین قیاس "احتیاط" مفہوم ہوسکتا ہے۔ یوں جان لو، " کرونا احتیاط"، رو بہ کعبہ کہتا ہوں کہ میں موت سے نہیں ڈرتا مگر وبا میں مرنا مجھے پسند نہیں ہوئے مر کے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا نہ کبھی جنازہ اٹھتا، نہ کہیں مزار ہوتا، ان حالات میں مخلوق کو خالق سے رجوع ہونا چاہیے، توبہ، استغفار ہی نجات کا راستہ ہے

انسان معذور و مجبور۔۔۔!

گذشتہ دنوں میرے کرم فرما، محسن و مہربان، راجہ نریندر سنگھ بہادر، والئی پٹیالہ کا فرستادہ کارندہ غریب خانہ پہنچا تین بوتلیں "لیکویور" کی راجا صاحب نے تحفتاً بھجوائی تھیں، دے گیا، گویا اسے رسد سمجھو، میاں تم نہ سمجھو گے، یہ بہت قیمتی اعلیٰ درجہ کی انگریزی شراب ہے، مانند قوام، رنگت قرمزی، ذائقہ نہایت لطیف اور نشہ دیرپا اللہ بڑا کارساز ہے ورنہ آج اس نفسا نفسی کے عالم میں یہ ناتواں بے سروساماں کہاں سے یہ عرق تسکین دل و جاں جٹا پاتا تھا، حقہ کے لوازمات اور عرق گلاب وافر مقدار میں موجود ہیں چلو، بارے کچھ دنوں کا سہی، سامانِ عیش تو ہے۔ کوتوال شہر نے فصیل کے چاروں دروازے مقفل کر دیے ہیں، نہ کوئی آ سکتا ہے نہ جا سکتا ہے، سوائے سرکاری منصب داروں اور جرنیلی کارندوں کے، دیکھو یہ صورت حال کب تک رہے۔

مرزا سرفراز خان صاحب کو خط میرا پڑھوا دینا

نجات کا طالب۔۔۔

غالب

انتخاب: حنیف اللہ الہنداوی

کورنا وائرس لاک ڈاؤن اور شاعری

عجیب درد ہے جس کی دوا ہے تنہائی
بقائے شہر ہے اب شہر کے اجڑنے میں

محمود شام

کیوں تاجر و عالم ہوئے ادراک سے محروم
احساس نہیں ساعتیں یہ کتنی کڑی ہیں
ہیں قیمتی افراد کی جانیں کہ دکانیں
کیا مسجدیں اس شہر کی کعبے سے بڑی ہیں

محمود شام

بند ہو جائے گی ایک دم زندگی ایسے سوچا نہ تھا
یہ جواب ہو گیا خواب میں بھی کبھی ہم نے دیکھا نہ تھا
جو بھی جیسے ہوا سب کو معلوم تھا سب کے تھا سامنے
شہر بیدار میں کوئی سویا نہ تھا کوئی اندھا نہ تھا

امجد اسلام امجد

قریہ قریہ گریہ پیہم یا رحیم یا کریم
مر رہی ہیں نسلِ آدم یا رحیم یا کریم
ہم خطاؤں پر ہیں نادم سب کہیں مل کر، شمار
دور کر دے ہم سے ہر غم یا رحیم یا کریم

ڈاکٹر اختر شمار

میسر گھر میں آزادی ہے پھر بھی
کوئی قید قفس ہے اور ہم میں
کہاں احباب کی وہ محفلیں اب
کورونا وائرس ہے اور ہم ہیں

انور شعور

ڈر نہیں بادام سے اخروٹ سے
بچ نہیں پاؤ گے اس کی چوٹ سے
اس کو چھونا بھی نہیں ہے، کارونا
پھیل سکتا ہے کرنسی نوٹ سے

ظفر اقبال

لاک اپ میں غریبوں کا اب حال نہیں کوئی — آٹا بھی نہیں ملتا، چینی کا بھی رونا ہے
عمران کدھر جائے، کس کس سے لڑے تنہا — اندر بھی کرونا ہے، باہر بھی کرونا ہے

عمران ظفر

سزا ہے، وبا ہے، دغا ہے، محبت ہے — کہے جا رہے ہیں، کئے جا رہے ہیں

جون

وبا کے دنوں کی شاعری ۔۔۔ احتشام حسن، بہاولپور، پاکستان

ساری دنیا میں عمومی ہے یہ رائے زندگی کے واسطے
گھر تلک محدود رہنا ہے بقائے زندگی کے واسطے

جب ضرورت پڑ گئی وہ کام آئے زندگی کے واسطے
زندگی نے گر ہمیں جو بھی سکھائے زندگی کے واسطے

کیفیت یہ ان مریضوں کی لہو روتی ہے چشم اشکبار
جب کرونا سے تڑپتے ہیں وہ ہائے زندگی کے واسطے

ہے مصیبت کی گھڑی سے لڑنے والے ہر مسیحا کو سلام
زندگی اپنی جو داؤ پر لگائے زندگی کے واسطے

متفق ہیں سب مذاہب بھی وباؤں میں بطور احتیاط
ہاتھ بھی کوئی کسی سے مت ملائے زندگی کے واسطے

راہی ملک عدم کو کیا خبر ہو گی کسی غم کی حسن
کس نے کتنے اشک چھپ چھپ کر بہائے زندگی کے واسطے

وبا کے دنوں کی شاعری

وبا کے دنوں میں محبت سلیقہ شعاری سکھاتی ہے۔ باتوں میں اک تازگی کی گھلاوٹ، ہنسی میں چھپا اجتماعی تاسف دکھاتی ہے۔ ہم بات کرنے کے موضوع پوروں پہ گنتے ہیں، چہروں پہ پھیلے ہوئے ماسک ہم کم نماؤں میں خود اعتمادی بڑھاتے ہیں۔ ہم اپنے ہاتھوں پہ دستانے کھینچے کسی لمس کی یاد میں تمتماتے ہیں۔ بستر کی گرمی سے لپٹے ہوئے خود کو محفوظ کہتے ہیں۔ خوابوں کی ویکسین سے دل تسلی کا سامان کرتے ہوئے، اک محبت کے دونوں کنارے ملاتے ہیں۔ لیکن بہلتے نہیں، وبا کے دنوں میں ہم اپنے گھروں سے نکلتے نہیں ہیں

خمار میر زادہ

وبا کے دنوں میں محبت کرنے والے لوگ
الوداعی بوسے کا حق کھو دیتے ہیں
میں اگر کرونا سے مارا گیا
تو تمھیں میری لاش کو چھونے کا کوئی حق نہیں
میں تمھیں بتانا چاہتا ہوں
کہ وبا کے دنوں میں
لمس کا ذائقہ
زہر میں بجھے ہوئے خنجر سے زیادہ کسیلا اور مہلک ہوتا ہے

علی ساحل

گھروں میں رہیے
وبا بدن سے نکل کے آنکھوں تک آ گئی ہے
ہوا کے تیور بدل گئے ہیں
پرندے پیڑوں سے ڈر گئے ہیں
ہزاروں انسان مر گئے ہیں
نماز جمعہ کا سارا منظر بدل گیا ہے
طواف کعبہ بھی رک گیا ہے
اور ایسا لگتا ہے
یہ زمین اب کے اپنی حجت تمام کرنے میں لگ گئی ہے
مرے عزیزو
اب ایسے موسم میں
اس وبا کا علاج وہ ہے
جو میرے آقا نے آج سے چودہ صدیوں پہلے بتا دیا تھا
کہ جو جہاں ہے وہیں پہ ٹھہرے
سو یاد رکھیے
گھروں میں رہیے
قیام کیجیے
کہ ایسا کرنے سے عین ممکن ہے
آپ لاکھوں ہزاروں جانیں بچا گئے ہوں

سید فاخر رضوی

افسوس یہ وبا کے دنوں کی محبتیں
ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے سے بھی گئے

سجاد بلوچ

زمیں پر ہم نے پھیلایا ہے شر کا وائرس کیا کیا
کہیں شکلِ انا کیا کیا کہیں رنگ ہوس کیا کیا

جلیل علی

اے زلف پراگندہ، زنجیر کشائی کر
مجھ سے تو نہ ٹوٹے گا زندانِ قرنطینہ
واعظ نے یہاں پر بھی کیا خطبہ فروشی کی
یہ شخص بھی کیا شے ہے، نادانِ قرنطینہ

ڈاکٹر معین نظامی

اک بلا کوکتی ہے گلیوں میں
سب سمٹ کر گھروں میں بیٹھ رہے

محمد جاوید انور

میں وہ محرومِ عنایت ہوں کہ جس نے تجھ سے ملنا چاہا
تو بچھڑنے کی وبا پھوٹ پڑی

نعیم ضرار

مجھے یہ سارے مسیحا عزیز ہیں لیکن
یہ کہہ رہے ہیں کہ میں تم سے فاصلہ رکھوں

سعود عثمانی

ہوا کرتی ہے پُراسراری سرگوشیاں تاباں
تو کیا گھر میں نئے آسیب داخل ہونے والے ہیں؟

عبدالقادر تاباں

ہم فقیروں پہ ہو کرم یارب
شاہ زادے وبا کی زد پر ہیں

عارف امام

کچھ اپنے اشک بھی شامل کرو دعاؤں میں
سنا ہے اس سے وبا کے اثر بدلتے ہیں

شکیل جاذب

ہم محبت میں ہوش کھو بیٹھے
تم کرونا کی بات کرتے ہو

سعید اشعر

خدارا سنجیدہ ہو جائیں کہ خود بھی محفوظ رہیں اور دوسروں کو بھی محفوظ رکھیں۔
ہم ایک ہی باپ کی اولاد ہیں، ہم ہاتھ نہیں ملائیں گے۔ یہ وقت دلوں کو ملانے کا ہے
ہم نے تنہائی اوڑھ لی اور انسانیت کی اکائی کو سرہانا بنالیا، ہم سفر نہیں کریں گے
جب تک ہمارے صندوق، خوبصورت تحائف سے تہی ہیں،
حاجت سے زیادہ خریدیں گے نہ بیچیں گے، کہ دکانیں اور بازار، فراوانی سے
بھرے رہیں۔ بغیر ضرورت گھروں سے نہیں نکلیں گے کہ شاہراہیں، میدان
اور باغ جلد آباد ہوں گے۔ اگر ضروری ہوا تو کسی خاموش کونے میں مریں گے
کہ زمین ہمارے بعد بھی گیتوں سے گونجتی رہے۔ خدا سب کو اپنی امان میں رکھے، خدا حافظ

نامعلوم

سلمان ثروت

"قرنطینہ 1"

"خود کو زندہ رہنے پر اُکسانے کا عمل
اب روزانہ کی بنیاد پر کرنا پڑتا ہے"
"کچھ ادھوری نظموں کو
یک دم امیدی ہو چلی تھی
لیکن میں کیا کروں
میں دن میں کئی بار ہاتھ دھوتا ہوں
اور ان نظموں پر پانی ڈال آتا ہوں"

فاطمہ مہرو

"موت ہمیں گلیوں گلیوں ڈھونڈتی رہے گی اور ہم اس سے آنکھ مچولی کھیلتے بہار کے بچے کچے لمحے گزارنے کی
سعی میں ایک دوسرے کو لمبی فون کالز پر بوسوں کے تبادلوں کے منصوبے ترتیب دیتے رہیں گے"
"پھر بھی ہم اپنے محبوب کو بستر مرگ پر جنونی خطوط لکھنے سے باز نہ آئیں گے
ہم چاہیں گے کوئی شدید پیاس کا مارا ہمیں شیشے کے پار سے جھانکتا رہے، چاہتا رہے"
"ہم چاہیں گے کوئی یار ہمارا یہاں وہاں سے نظر چرا کر آنکھ مارتے ہوا ایک سلگا سگریٹ
ہماری طرف اچھال دے"

نظم آن ڈیتھ بیڈ

وبا کے دن ہیں
میں مانتا ہوں
یہ دُکھ بھری رات کا سفر ہے
جواب کی جستجو میں چلتے ہوئے سوالات کا سفر ہے
مگر مجھے کوئی ڈر نہیں ہے
کہ مجھ کو درپیش ہجر کی رات کا سفر ہے

نامعلوم

وائرس کے وار میں مارے گئے
درد کے پندار میں مارے گئے
ناز جن کو تھا خدائی پر بہت
وہ بھرے دربار میں مارے گئے

نامعلوم

سبھی یہاں بس دریدہ دامن سبھی کا اب حال ایک سا ہے
اب ایسی صورت میں کس سے پوچھیں یہ کیا بنا ہے یہ کیا ہوا ہے

کچھ اس طرح سے کبھی ہوا تھا سکوت دار و رسن کا عالم
نہ کوئی دیوانہ سر بکف ہے نہ کوئی وحشی ڈٹا ہوا ہے

مرض یہ کیا ہے کہ جس کے ڈر سے تمام دنیا لرز رہی ہے
یہ کیا وبا ہے کہ جس کے آگے ہر ایک کا سر جھکا ہوا ہے

وہ آسمانوں پہ جانے والے وہ چاند سے مٹی لانے والے
نہ جانے اب وہ کہاں گئے ہیں ہر ایک گھر میں چھپا ہوا ہے

وہ سب میزائل یہ سارے ایٹم بم بس اک کرونا کی مار نکلے
اب ایسے عالم میں دیکھ لیں سب کہ چین کیسے ڈٹا ہوا ہے

یہ واعظوں کے تمام خطبے ہماری مشکل کا حل نہیں ہیں
اب اس کو خود ہم ہی حل کریں گے یہ مسئلہ جو بنا ہوا ہے

نہ کوئی بھی ہم پہ پہرہ زن ہے کہ ہم آئیں اور نہ جائیں
ہر ایک انسان اپنے گھر میں خود اپنا قیدی بنا ہوا ہے

کوئی بڑا ہو کہ یا ہو چھوٹا کوئی گدا ہو کہ بادشاہ ہو
اس ابتلا کا کمال یہ ہے کہ سب کو یکساں کیا ہوا ہے

سوائے خاموش چاند تاروں کے ان خلاؤں میں کچھ نہیں ہے
جو موسم گل کا کارواں تھا وہ کارواں کیوں رکا ہوا ہے

اسلم گورداس پوری

ڈاکٹر رضا باقر

جینے کے اعتبار میں گزرے وبا کے دن ۔۔۔ مرنے کے انتظار میں گزرے وبا کے دن
لوگوں نے خود کو خوف میں محصور کر لیا ۔۔۔ خود ساختہ حصار میں گزرے وبا کے دن
ایمان و اعتقاد پہ ٹوٹیں قیامتیں ۔۔۔ کس درجہ انتشار میں گزرے وبا کے دن
راتیں وبا کی گزریں دنوں کی تلاش میں ۔۔۔ مفروضے گھڑنے والوں کو مصروفیت ملی
سازش کے کاروبار میں گزرے وبا کے دن ۔۔۔ دیکھے ہیں ہم نے ایسے بھی کچھ خوش خیال لوگ
وہ جن کے یادِ یار میں گزرے وبا کے دن ۔۔۔ آنکھیں کھلیں تو نشہ عقیدت کا تھا ہرن
خمیازہ خمار میں گزرے وبا کے دن ۔۔۔ تا زندگی بدن کے مجاور بنے رہے
خود اپنے ہی مزار میں گزرے وبا کے دن ۔۔۔ بانہوں میں اک حسین کے مقید رہے رضا

یعنی کسی کے پیار میں گزرے وبا کے دن

بہت مصروف رہتے تھے
بلا کی بادشاہی تھی
سبھی مصروف تھے ایسے
خدا ناراض کر بیٹھے
کہ دنیا کی ہر اک بستی
اب اسکا گھر بھی خالی ہے
خدا سے گڑگڑا کر تم
وہ اب بھی تم کو چاہتا ہے
ابھی بھی وقت ہے لوگو

ہواؤں پر حکومت تھی
کوئی بے فکر بیٹھا تھا
کہ اک ہستی بھلا بیٹھے
اب اس نے منہ جو پھیرا ہے
بھیانک موت چہرہ ہے
قہر دنیا پہ طاری ہے
ابھی توبہ کر لو لوگو
کہیں گر دیر ہو جائے
خدا راضی کر لو لوگو
وہ جلدی مان جاتا ہے

تکبر تھا کہ طاقت تھی
کسی کے ہاتھ حکومت تھی
بہت پرواز کر بیٹھے
فقط وحشت کا ڈیرہ ہے
خدا منہ پھیر بیٹھا ہے
ابھی بھی وقت ہے لوگو
وہ جلدی مان جاتا ہے
زمیں ساری پلٹ جائے
وہ جلدی مان جاتا ہے

نامعلوم

رضیہ شمیم، پاکیزہ وومن گروپ

مجھے یہ الفاظ بہت پسند ہیں

زندگی یہ کبھی آسان کبھی مشکل ہے
ہم نے اسکو ذرا مشکل ترین کر لی ہے

اس ذرا ہی سے ذرا پیچھے پلٹ کر دیکھو   زندگی موت سے ہم کتنا قرین کر لی ہے
سادگی کیا ہے حقیقت میں ہے حسن فطرت   زندہ بس قوم ہے جو ذہن نشین کر لی ہے

مرشد یوسف قدیر

خورشید

سرمایہ دار اشتہاروں کے ذریعے ہماری ضروری اشیاء کی تعداد ہر لمحے بڑھاتا رہتا ہے۔ ہماری ضروری اشیاء کا محدود ہونا سرمایہ داریت کی موت ہے۔ اس لیے معیارِ زندگی بلند رکھنے کے لیے یہ بھی خریدنا ہے وہ بھی لازمی خریدنا ہے۔

محمد یامین

بیشک کرونا جو کچھ بھی ہے   لیکن اس نے بڑے سبق چھوڑے ہیں
بہت کچھ واضح کیا ہے   پوری دنیا کا یہی حال ہے پیارے بھائی

سب ڈرامہ ہے
آج کل پوری دنیا پہ اور قسم کی اموات کو کیوں نہیں دکھایا جا رہا
سب کرونا میں ہی دفن
حالانکہ سالانہ اوسطاً سب ملکوں میں جتنے لوگ مرتے ہیں اوسط تو اب وہی ہے
لیکن جو اوسطاً مرتے ہیں وہ کہاں گئے؟

چلو پھر ڈھونڈ لائیں ہم   اسی معصوم بچپن کو
انہی معصوم خوشیوں کو   انہی معصوم لمحوں کو

جہاں غم کا پتہ نہ تھا   جہاں دکھ کی سمجھ نہ تھی
جہاں بس مسکراہٹ تھی   بہاریں ہی بہاریں تھیں

چلو پھر ڈھونڈ لائیں ہم   اسی معصوم بچپن کو
کہ جب ساون برستا تھا   تو اس کاغذ کی کشتی کو

بنانا اور ڈبو دینا بہت اچھا سا لگتا تھا   اور اس دنیا کا ہر چہرہ بہت سچا سا لگتا تھا
چلو پھر ڈھونڈ لائیں ہم   اسی معصوم بچپن کو
جہاں سپنا سجایا تھا   جہاں بچپن بِتایا تھا
جہاں پیڑوں کے سائے میں   گھروندا اِک بنایا تھا
چلو پھر ڈھونڈ لائیں ہم   اسی معصوم بچپن کو

نویدہ نواز

بیشک

پھر تو لوگ اسی کے منتظر ہیں جس کے بارے میں قرآن پاک میں آیا ہے کہ:
"تم کیا جانو وہ کھڑکھڑاتی ہوئی کیا ہے"

عابدہ ارم

عرش حدید

بالکل 101 فیصد درست بات۔۔۔کرونا نے ہر ضروری چیز کولا گو کیا۔۔۔اور غیر ضروری کا بائیکاٹ کروایا۔۔۔جوان تمام فضولیات کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔۔۔وہ زیر لب مسکرا رہی ہیں۔۔۔اور جو ضروری سمجھتے تھے وہ رب کی شان دیکھ لیں کہ اس نے اپنی زمین پر ہر اس چیز کا خاتمہ کر دیا جو بقائے انسانی کے لیے مہلک تھا۔۔۔اور جواب بھی نہ سمجھے۔۔۔وہ واقعی کبھی نہیں سمجھ سکتے۔۔۔

محمود اے خان

آپ کی تحریر نے واضح کر دیا کہ واقعی جو کھلا ہے وہی درحقیقت ضرورت ہے باقی تمام کاروبار اضافی ہیں اس وقت رہنے کو چھت اور کھانے کو کھانا ور جینے کے لیے بس اتنا پیسہ جس سے گزارا ہو جائے۔باقی سب فضول خرچی ہے۔

بس اللہ پاک آپ کے تمام کام خوش اسلوبی کے ساتھ پایہ تکمیل پہنچائے۔

ڈھیروں دعائیں آپکے لئے بھائی سلامت رہیں۔آمین

مرشد یوسف قدیر

اس لاک ڈاؤن سے سب سے اہم بات جو میں نے سیکھی وہ یہ ہے کہ حد میں رہنا کتنا ضروری ہے اور کتنا آسان بھی۔

عرفان حیدر آزاد

یہی بات میں صبح دوستوں سے ڈسکس کر رہا تھا جہاں وبا ایک شر انگیز ہے وہاں اس میں خیر کے پہلو بھی بہت ہیں۔ہم کتنے دنوں سالوں سے اپنی فیملی کو قریبی دوستوں کو وقت نہیں دے پا رہے تھے آج ہم ان دنوں کی کمی پوری کر رہے ہیں۔عبادت کے لئے بہانے تھے مگر اب وقت ہی وقت ہے جن چیزوں کے بغیر ہم سوچتے تھے گذارہ نہیں ہے آج ہم ان کے بغیر گزر بسر کر رہے ہیں۔

بہت سی باتوں کے بعد ایک دوست نے کہا ہم نے سیکھنا پھر بھی نہیں ہے، جیسے ہی حالات نارمل ہوئے، ہم پھر سے ابنارمل ہو جائیں گے، جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کریں گے۔

شاہد محمود

ہمیں کرونا نے بتا دیا ہے کہ صفائی کتنی ضروری ہے اور ہمیں وضو کے فائدے بتا گیا ہے۔

ایمان فاطمہ

فائدہ تو یہ ہوا ہے کہ فضول خرچیوں سے نجات مل گئی ہے اور نقصان یہ ہوا ہے کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے دور ہو رہے ہیں۔

اعجاز طاہر

بزرگ فرماتے تھے کہ ایک وقت ایسا آئیگا کی دین پہ چلنا لوگوں کی مجبوری ہوگی
چلئے کم از کم نصف ایمان تو آیا ناں ہماری زندگیوں میں

محمد آصف ڈار

جو نماز کے لیے 10 منٹ نکالنے سے قاصر تھے کام کام آج تیسرا ہفتہ چل رہا ہے بغیر کام کے کھائے جا رہے ہیں کام کے ساتھ نماز بہت ضروری ہے جس کی اہمیت آج کرونا نے سب کو بتا دی، اللہ پاک سب کو عمل کی توفیق دے۔ آمین

بساطِ زندگی پر

کچھ ایسے جزیرے تھے
جہاں بنجر زمینوں نے
ڈالے ہوئے ڈیرے تھے
میں نے ان جزیروں میں
وفا کے بیج بوئے تھے
ایثار و مروت سے
انکی آبیاری کی
اب جا بجا
میری وفا کے شجر ہیں
ان پر جو ثمر ہیں
وہ سب کے کام آئیں گے
زندگی کی کڑی دھوپ سے
تھکے ماندے مسافر
یہاں ٹھہر کر کچھ وقت
ستائیں گے

زندگی کی راہوں میں
بہت ہیں اندھیرا تھا
ظلمتوں کا ڈیرہ تھا
میں نے اس اندھیرے میں
اُمید، محنت اور ہنر کے
کچھ جگنو چھوڑے ہیں
اگرچہ گنتی میں
بہت ہیں تھوڑے ہیں
ان تاریک راہومیں
یہ جدھر بھی جائیں گے
راستے جگمگائیں گے
بھٹکے ہوئے مسافروں کو
راہ نئی دیکھائیں گے

روزینہ افضل
2020-10-26

ڈور بہت ڈور!

ایک راستے پہ

ایک طویل سی

مسافت پہ

ایک انتظار کی

پگڈنڈی پہ

میری آنکھیں

رہ گئی ہیں

کبھی تم

ان راستے سے

گزرو اور دیکھو

کے یہ کھولے ہوئے

حیراں و پریشاں

دو ویراں

نیں پڑے ہیں

تم ان کو

لذتِ دیدار

عطا کرنا

اذیت سے رہا کرنا

روزینہ افضل

پیار وچ خسارے نئیں چنگے
روز ملدے وی سارے نئیں چنگے

فون دے وی گل بات ہو سکدی اے
وال تے بیٹھ کے اشارے نئیں چنگے

ہر جگہ شو بازی وی لے بہندی اے
جیب وچ نوٹ ادھارے نئیں چنگے

وال تے کھانا پینا روز سجا کے
مفت دے اے کھلارے نئیں چنگے

انبا کس دے بوہے تے جندرہ مارلو
فیسبکی بے اعتبارے نئیں چنگے

باری ایک نال لایئے تے توڑ نبایئے
ہر کسی نال اے لارے نئیں چنگے

ویرے، ویراں دیاں بانہاں ہوندے جے
گھراں دے وچ بٹوارے نئیں چنگے

گل اوای۔ چنگی جہیڑی منہ آکھو
بچھاڑی تے بول بلارے نئیں چنگے

روزینہ افضل

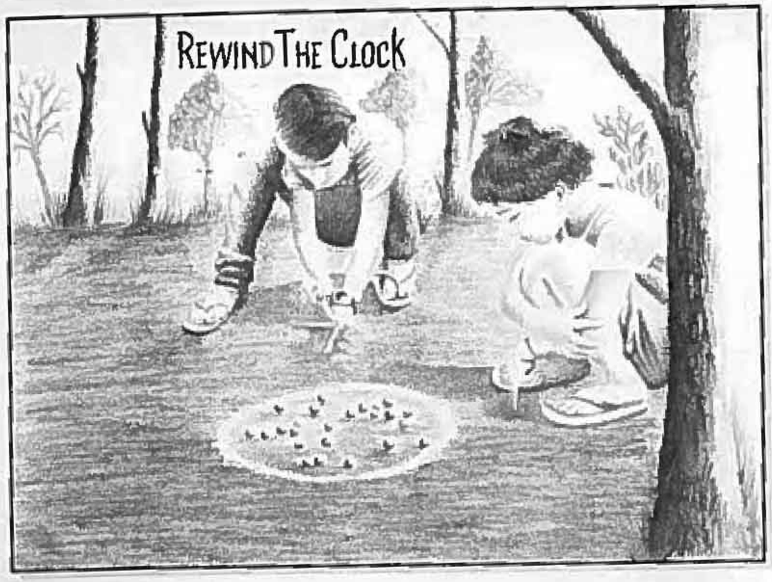

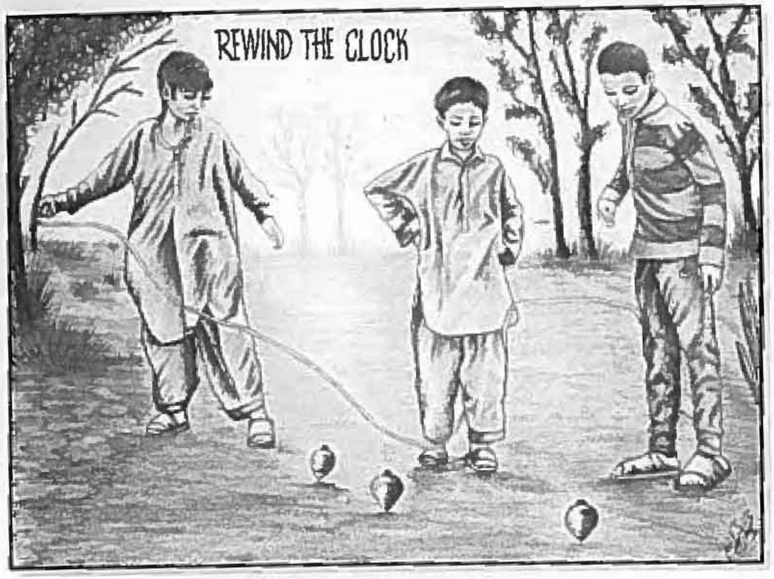

Multicultural Resource Centre

Community Health Information Shop (CHIS) provides **FREE** health information and resources within the Community.

We also provides access to a wide range of health promotion materials to professionals and the public. This includes books, DVD's, reports, teaching packs, leaflets, posters and other materials on a range of health related topics

TRAINING

We also provide the following trainings

- Cultural Competence
- BAME Communities and Mental Health
- Dementia' Reproductive Health and Domestic Abuse

Community Health Information Shop-28 Milkstone Road Rochdale OL111EB

07515282098

Supported by Community Fund

COMMUNITY FUND

WhatsApp

What is WhatsApp?
This app is owned by Facebook, which allows groups of users to have a running conversation. You can also use it for voice and video calls free of charge.
What do parents need to know about WhatsApp?
Children and young people use it to share images, organise homework and generally chat with their friends and they can communicate with anyone in their contacts list who has the app.
The minimum age to open an account on this app is 16 in the UK. Anyone who has your child's phone number could send them a message and there have been reports of bullying and inappropriate contact with children by adults on this app.

Artist:
Zain Afzal

YouTube

What is YouTube?
People can post videos about anything and children and young people just love it.
What do parents need to know about YouTube?
YouTube has simple parental controls to restrict access to unsuitable content and operates strict community rules about posts. There also is an easy process to report illegal, harmful or upsetting content. However, there is still a chance your child will come across content you would not want them to access. You have to be aged 13 and over to open an account and post videos but you can watch content at any age.

Skype

What is Skype?
This Microsoft owned service is available on several platforms such as desktop, mobile and Xbox enabling you to talk one-to-one or in groups of up to 50 people for free.
What do parents need to know about Skype?
Once you have logged in with your Microsoft account, you can easily populate your contact list by adding people through their username, then start chatting. It is very easy to set up and requires its users to be at least 13 years old. Here again, there is no robust age verification in place.
One of the problems for parents is that children might not think their online friend is a stranger, so could be persuaded share personal information and images etc. As with all sites and apps they use, teach your child how to block and report and make sure they have a trusted adult to tell to should something go wrong.

Instagram

What is Instagram?
It is an image-sharing platform with videos almost as important. You can share them with followers, live stream yourself and watch others. It also has a stories feature, which disappears after 24 hours.
What do parents need to know about Instagram?
Users are supposed to be 13 or over but a child could enter a wrong birth date and use the app before that age.
Other users can comment on posts, which can lead to both positive and negative judgements. Account bio, profile and profile image remain public.
Instagram has been accused of contributing to the rise in body image issues among young people where young people themselves can get obsessed with taking the perfect selfie.

TikTok

What is TikTok
TikTok is the fastest-growing social media app in the world right now with its 15 seconds long music-led short-form videos.
What do parents need to know about TikTok?
This has a 13 and over age limit but once again, a child could get around that by pretending they were older.
Nonetheless, it seems well set up in terms of safety measures for young people.
For starters, there is a 'Restricted Mode', which filters content and you can also make an account private, meaning that other users must be approved before they can see and interact with your child's content.
It has also become known for initiating challenges including risky ones, so make sure that your child knows not to try such activities they see on it.

FACT: Antibiotics CANNOT prevent or treat COVID-19

Antibiotics work only against bacteria, not viruses. COVID-9 is caused by a virus, and therefore antibiotis should not be used for prevention or treatment. However, if you are hospitalized for COVID-19, you may receive antibiotics because bacterial co-infection is possible.

Source: World Health Organisation
September 2020

Six apps and services that every parent should know about.

It is not possible for most parents to keep up with all of the apps and services children use online, so here is this handy introduction about the most popular ones.
Do not forget that the best way to learn about them is to give them a go yourself!

Snapchat
What is Snapchat?
This is a photo-messaging app that allows users to take and share photos and videos. These can be shared with people listed in their smart phone's contact list who also have the app.
What do parents need to know about Snapchat?
The posted photos and videos can last for up to 24 hours. Images can also be screen shot outside the app and shared by the person receiving them.
According to Snapchat's own rules, users must be 13. However, there is no robust age verification process; you jus enter your birth date. It is possible for children under 13 to sign up.
You cannot filter the posts your child receives or stories they view on it, which means they can be exposed to any content.

FACT: Taking a hot bath does not prevent COVID-19

Taking a hot bath will not prevent you from catching COVID-19. Your normal body temperature remains around 36.5°C to 37°C, regardless of the temperature of your bath or shower. Actually, taking a hot bath with extremely hot water can be harmful, as it can burn you. The best way to protect yourself against COVID-19 is by frequently cleaning your hands. By doing this you eliminate viruses that may be on your hands and avoid infection that could occur by then touching your eyes, mouth, and nose.

FACT: Rinsing your nose with saline does NOT prevent COVID-19

There is no evidence that regularly rinsing the nose with saline has protected people from infection with the new coronavirus.

There is some limited evidence that regularly rinsing the nose with saline can help people recover more quickly from the common cold. However, regularly rinsing the nose has not been shown to prevent respiratory infections.

FACT: Eating garlic does NOT prevent COVID-19

Garlic is a healthy food that may have some antimicrobial properties. However, there is no evidence from the current outbreak that eating garlic has protected people from the new coronavirus.

FACT: People of all ages can be infected by the COVID-19 virus

Older people and younger people can be infected by the COVID-19 virus. Older people, and people with pre-existing medical conditions such as asthma, diabetes, and heart disease appear to be more vulnerable to becoming severely ill with the virus. WHO advises people of all ages to take steps to protect themselves from the virus, for example by following good hand hygiene and good respiratory hygiene.

FACT: Exposing yourself to the sun or temperatures higher than 25°C DOES NOT protect you from COVID-19

You can catch COVID-19, no matter how sunny or hot the weather is. Countries with hot weather have reported cases of COVID-19. To protect yourself, make sure you clean your hands frequently and thoroughly and avoid touching your eyes, mouth, and nose.

FACT: Catching COVID-19 DOES NOT mean you will have it for life

Most of the people who catch COVID-19 can recover and eliminate the virus from their bodies. If you catch the disease, make sure you treat your symptoms. If you have cough, fever, and difficulty breathing, seek medical care early – but call your health facility by telephone first. Most patients recover thanks to supportive care.

FACT: Cold weather and snow CANNOT kill the COVID-19 virus

There is no reason to believe that cold weather can kill the new coronavirus or other diseases. The normal human body temperature remains around 36.5°C to 37°C, regardless of the external temperature or weather. The most effective way to protect yourself against the new coronavirus is by frequently cleaning your hands with alcohol-based hand rub or washing them with soap and water.

FACT: Ultra-violet (UV) lamps should NOT be used to disinfect hands or other areas of your skin

UV radiation can cause skin irritation and damage your eyes.

Cleaning your hands with alcohol-based hand rub or washing your hands with soap and water are the most effective ways to remove the virus.

CHRISTMAS

Even today you are as usual
Lost in your own world of thoughts
Why is this so my dear
Revie the memories
Lying dormant in your heart
Feel how much I love you

You do not know at all
There is no path
That I can ever tread
Due to an upsurge of emotions
A queer ecstasy overwhelms my heart
Im enraptured by a curious intoxication
What ambition has occupied my mind
Do not let this heart remain vacant
Let your being dwell in in it

Today, at least for a moment
Let your lips smile
Even if today you remain sad
I shall not long for life
So I beg you my dear
Don't feel sad on this day
For my sake
Sabir Raza

On Whatsapp we asked one-word answer for these questions

How has the Covid-19 lockdown made you feel?

Sad
Anxious

Worried
Panic attack

Happy
Loneliness

Ok
Not good

Same

What will be the first thing you're going to do when lockdown ends?

95% said going on holidays.

I wondered if any wilderness would be more desolate than this!
And then I remembered another of the kind – the home I'd left behind

A short poem by Mirza Ghalib:

rahiye ab aisi jagah chalkar jahan koi na ho
hamsukhan koi na ho aur hamzaban koi na ho
be dar-o-diwar sa ik ghar banaya chahye
koi hamsa na ho aur pasban koi na ho
pariye gar bimar to koi na ho timardar
aur agar mar jaiye to nauhakhwan koi na ho

Translation:

Let us go and live at there where there is no one else
Where no one speaks with us, no one knows our language
Without doors or walls, a house should be built where
There is no one to look after us, no one to watch over us
If I fall ill there should be no one to nurse me back to health
And if I die, no one to mourn my death

Mirza Ghalib was the Greatest and the most sophisticated Urdu poet. His every ghazal is filled with pain and struggle of life. His Ghazal shows the various perspective of life.
Look at this one it reminds me a lockdown

qaid-e-hayat o band-e-gham asl men donon ek hain
maut se pahle aadmi gham se najat paae kyuun

The prison of life, and the bondage of grief-- in reality both are one
Before death, how/why would a person find escape/release from grief?
He had a quite a few interesting or sometimes sad story attached with most of his ghazals.
Rizwan

Mahmoud Sham explains that the lockdown during the Corona Crisis has left writers with so much loneliness that they have more time to read, write and think. "Nowadays, I am writing something every day. There is poetry and prose in it." In the context of the lockdown situation, Mahmoud Sham's latest speech went viral on social media.
Social Media

Saeeda Begum

Don't ask me how I feel in lockdown ask me what can I make at home during lockdown?

Potato Curry, 6 Servings
Ingredients:
225g/8oz small red potatoes or new white potatoes
1 tablespoon olive oil
1 teaspoon cumin seeds
1 teaspoon mustard seeds
½ teaspoon asafoetida
1 teaspoon garlic, crushed
225g/8oz tomatoes, liquidised
½ teaspoon chilli powder/green chillies, crushed
1 teaspoon cumin coriander powder
½ teaspoon turmeric powder
1 teaspoon lemon juice
1 tablespoon coriander leaves, chopped

1. Boil the potatoes, unpeeled, for 10-15 minutes. Allow to cool and then peel and slice in half.

2. Heat a pan and add the oil and cumin and mustard seeds. When the seeds start to pop, add the asafoetida, garlic, tomatoes and spices and cook for 5 minutes.

3. Add the potatoes, bring to the boil and let them simmer gently for 3-4 minutes.

4. Stir in the lemon juice and garnish with chopped coriander just before serving.

I am a carer for my mother who has dementia and one day I received this message from my friend.

It's a big eye opener all of this, isn't it
We are finally realising money has no value.
Your amazing job is no longer an amazing job, your expensive clothes now have no worth and no one gives a shit how you look anymore.
Your big house is just 4 empty walls like everyone else's.
Your nice car is running on 4 tyres, the same as everyone else's.
We are finally seeing who the important people are, the ones who make a difference to our lives and are doing the crucial jobs we need.
Shop workers, Care workers, NHS staff, Emergency services, Farmers , Teachers
Lorry drivers/delivery people , Cleaners , Refuse workers

These people are the ones who keep our country ticking over, the core of our daily lives, the people who regularly go unnoticed and are often frowned upon but keep working hard, generally on a low income.
People constantly look down on them and gloat that they earn more money than them.
But what worth does your money have now?
How secure is your job in the real world when we take a step back to reality?
I'm proud of all of these people, they don't earn enough for what they do, and they're never appreciated for what they contribute.
Be kind to them, thank them, go out your way to tell them what an amazing job they're doing.
Could you imagine how this world would be without them
Mrs AK

‘I was listening online poetry event where one poet said that
Ab main raashan ki kataaron mein nazar ata hun, Apane kheton se bichhadane ki saza paata hun (I stand in the queue to buy groceries, this is my punishment for parting away from my fields), he sang. “People are walking back to their villages along with children. They don’t know if they will reach on perish on the way, but such is the desire to go back to one’s roots that they don’t care. Our content is striking a chord with people,

Mrs SD

Corona is an INVISIBLE VIROUS therefore no one knows who is positive and who is negative in this respect. If the Corona Virous carrier, male or female not knowing they have it, come in contact with only one individual, the virous could spread like a chain because the person they came in contact with could come in contact with some one else and so on and on and on. The moral of the whole statement is STAY AWAY from the crowd - keep the Distance, stay at home, wash your hands with sop number of times plus as & when you come in contact with something like food items etc in the house, drink plenty of warm water, avoid soft drinks containing preservatives. "Prevention is better than CURE" ---

Siraj Patel "Paguthanvi" Secretary the Gujarati Writers' Guild U.K.

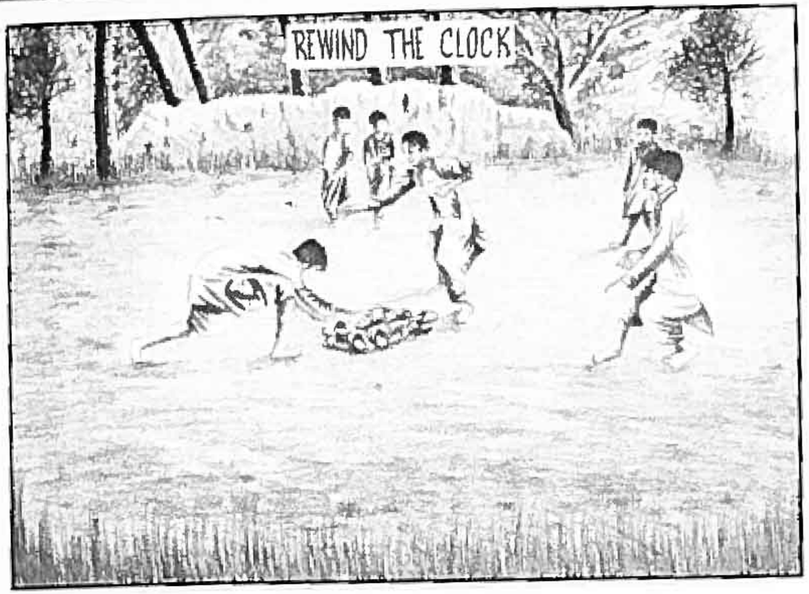

This 'lockdown' is the right time to connect with God and help people.
Mr MS

It is a quite different life I have never imagined that. It is a challenge, and I would say one thing that please be careful and wear mask.
Sajid Mahmood

I feel lonely sometimes but then I talk to my friends on the phone and it helps me a lot
Miss RA

Nazir Ahmed

Ab main raashan ki kataaron mein nazar ata hun, Apane kheton se bichhadane ki saza paata hun (I stand in the queue to buy groceries, this is my punishment for parting away from my fields),

bimaari ek kaam toh ahccha kar deti hai, yaron ko kuchh der aur ekaththa kar deti hai. (Illness makes one good thing that you have more time with your friends)

This project is proving a great way for people at home and deal with fear, anxiety, depression and boredom during the pandemic,

REWIND THE CLOCK

- The project aims to work across different ages groups and communities to captures memories, not just of playing the traditional games, but also record the different ways/rules that each community may have for the games, for example marbles, a common childhood game played across many cultures but there are a number of different rules/ways of playing depending on the country of origin. There are also some games that are unique to a particular area, such as Carrom.

- The memories and rules etc. will be interpreted in several different ways. There will be a series of events and exhibitions show casing the work in community venues. These will involve games tournaments to engage a wider range of people, cross language/age and cultural barriers and give people the chance to get involved in a fun and immersive way, whilst learning about the differences and similarities in traditional childhood games across continents and cultures.

I had the honour of working with some of the great writers and poetry lovers in Rochdale. Late Bashir Ansari, Late Iftikhar Kiyani and Late Khizar Hussain Shah JP. These writers has done so much to promote literature not just in Rochdale but across North West.

Sohail Ahmad JP

Late Khizar Hussain Shah JP

Imtiaz Ahmed

Written some 40 years ago by famous urdushayar Bashir Badr, these lines make you wonder if the poet had a presentiment of what we were going to face in the future.

Yun hi besabab na phira karo, koi shaam ghar mein raha karo, Woh ghazal ki sachchi kitab hai, use chupke chukpe parha karo, Koi haath bhi na milayega, jo gale miloge tapaak se, Yeh naye mejaaz ka shahar hai zara faaslon se mila karo

(Do not roam around aimlessly, spend an evening at home, read the book of ghazal quietly, no one will even shake hands with you if you'll excitedly greet people by hugging them, this is a modern city, maintain distance when you meet people).

ACKNOWLEDGEMENT

I would like to express my deepest appreciation to my committee members and volunteers.
I would also like to extend my sincere thanks to the following organisations:
Councillor Shakil Ahmad, provided all the information of Covid 19
Shahid Sardar, Dementia DekhBhaal Group
Tasneem Shahzad, Rahzeero Community Support
Sohail Ahmad, Deeplish Community Centre
Hafiz Abdul Malik, Castlemere Community Centre
Hafiz Mudassir Sahib, PWA
Razia Shamim, Pakeeza Women Group
Sabir Raza, Carvan-E-Adab
Imtiaz Shaikh, Khazina-e-Sher-o-Adab
Crescent Community Radio, Saba Nusrat

And all the people who took part to compile this book.
The project was supported by Actiontogether Rochdale

Abid Bukhari
Chair

Amazing Writers in Quarantine

William Shakespearewrote King Lear in quarantine" (bubonic plague early 17th century)
Isaac Newton produced some of his best work during his year in quarantine. (Bubonic plague 1665)
Edward Munch created Self-Portrait (Spanish Flu 1919)
Thomas Nashe wrote Summers' Last Will and Testament(Bubonic plague 1592)
Giovanni Boccaccio wrote The Decameron(Bubonic plague 1348)
Faiz Ahmed Faiz's prison letter and Hamid Akhtar's call room are also the result of his prison days.
Mustansir Hussain Tarar sitting in lockdown in Pakistan is writing a new novel against the backdrop of Corona epidemic, playwright Hasina Moin is completing her autobiography, Mahmood Sham has completed his book of poetry in the context of Corona virus crisis Amjad Islam Amjad is also working on his new book of poetry.

Dr Babar Ghafoor GP Rochdale

Multicultural Resource Centre

Multicultural Resource Centre exists to develop community cohesion and racial harmony. It also works to provide information, support, and resources to BAME Communities requiring assistance in a culturally sensitive manner; to develop monitoring mechanism which will assist in identifying the effectiveness of those services. We also deliver projects with issue-based activities, mental health, arts and health and children/adult abuse. We also provide training and educational opportunities wherever possible. We have management committee and pool of freelance session workers who deliver our projects with the help of paid staff and volunteers. MCRC has over 20 years' experience of promoting imaginative and challenging projects. We use a wide range of initiatives and opportunities in Rochdale, Oldham, Bury, Ashton and East Lancashire.

Email: mcrcrochdale@yahoo.co.uk
WWW.mcrcentre.org
Tel: 07515282098

LOCK-DOWN POETRY

The Lock-Down Poetry project was to work with our existing members and other South Asian communities in Rochdale through social media, Whatsapp and Facebook. We developed a WhatsApp group of people to participate in this project.

For centuries, poetry has been the literary form that has told the stories of our times. This artform always has a common interest within Indian, Pakistani and Bangladeshi communities.

LOCK-DOWN POETRY

Compiled and Edited by
Mahmood A Khan
Mazhar Munir Hashmi

Project Co-ordinator
Abdul Shakoor

Lock down Poetry

Multicultural Resource Centre

Compiled and Edited by:
Mahmood A Khan
Mazhar Munir Hashmi

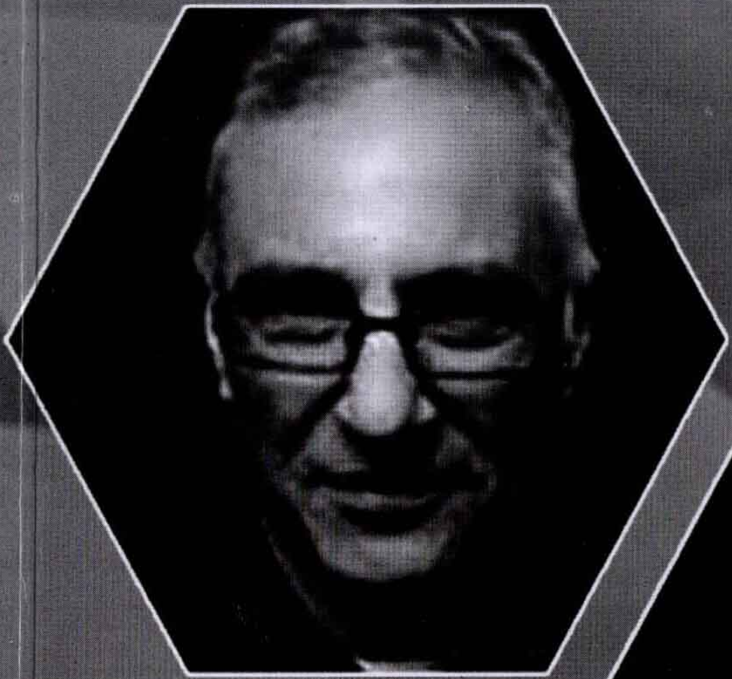

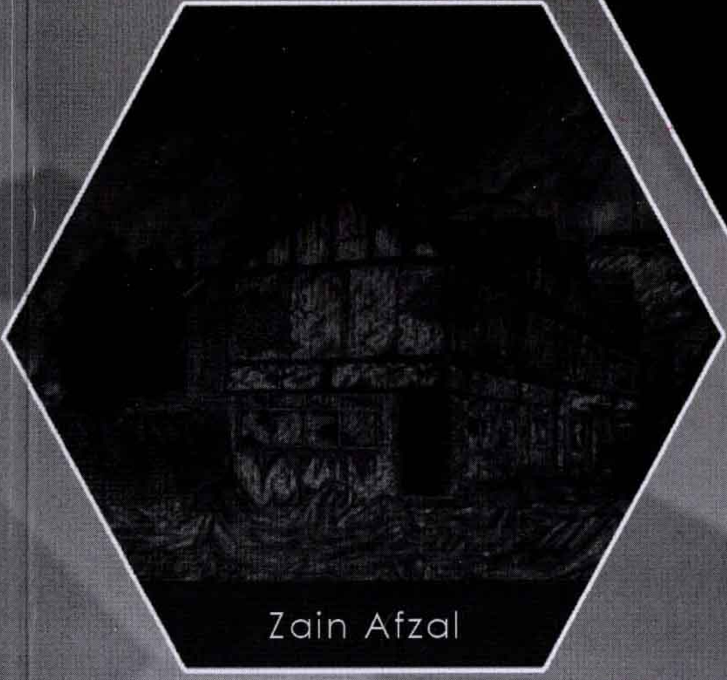

Zain Afzal

MULTI CULTURAL RESOURCE CENTRE

DEEPLISH COMMUNITY CENTRE

INTERNATIONAL LITERARY ORGANISATION